بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

الفضل

روزنامہ ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۰ احسان ۱۳۴۴ھش ۹ صفر ۱۳۸۵ھ ۲۰ جون ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۳۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب -

ربوہ ۱۹ جون بوقت ۷ ½ بجے صبح

کل شام کے وقت حضور کو نقاہت رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہیئے

ضروری ہے کہ انسان اپنی اولاد کو نیک چلن اور خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنانے کی پوری سعی کرے

"اولاد کی خواہش صرف نیکی کے اصول پر ہونی چاہیئے۔ اس لحاظ سے اور خیال سے نہ ہو کہ وہ ایک گناہ کا خلیفہ باقی رہے۔ خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ مجھے کبھی اولاد کی خواہش نہیں ہوئی تھی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے پندرہ یا سولہ برس کی عمر کے درمیان اولاد دے دی تھی۔ یہ سلطان احمد اور فضل احمد قریباً اسی عمر میں پیدا ہو گئے تھے اور نہ کبھی مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ بڑے بڑے دنیادار بنیں اور اعلیٰ عہدوں پر پہنچکر مامور ہوں۔ غرض جو اولاد معصیت اور فسق کی زندگی بسر کرنیوالی ہو اس کی نسبت تو سعدی رح کا یہ فتویٰ ہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔

کہ پیش از پدر مردہ بہ ناخلف

پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے۔ مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ مراتب تربیت کو مدّنظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کیلئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو انکو تنبیہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ... حاصل کلام یہ ہے کہ لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں مگر نہ اس لئے کہ وہ خادم دین ہو بلکہ اس لئے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے۔"

(الحکم ۱۲ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۹ جون۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی خطبہ جمعہ میں آپ نے واضح فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض یہی ہے کہ اسلام کو روئے زمین پر از سر نو غالب کیا جائے۔ آپ نے فرمایا یہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جب تک کہ ہم اصلاح و ارشاد کا فریضہ پوری تندہی محنت اور جانفشانی کے ساتھ ادا نہ کریں۔ آپ نے احباب کو نظارت اصلاح و ارشاد کے پروگرام کے بموجب کم از کم پانچ پانچ اشخاص کو زیر ارشاد رکھنے اور سال میں کم از کم ایک ایک شخص کو حقیقی اسلام سے بہرہ ور کرنے کی طرف توجہ دلائی اور علی الخصوص ربوہ کی مقامی جماعت کو اس ضمن میں اس کے فرائض کی طرف متوجہ کیا۔

مکرم مولوی صالح محمد صاحب گھانا میں مزید تین سال تک خدمت دین کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد آج مورخہ ۱۹ جون بروز ہفتہ شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال میں شریک ہوں۔

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم ڈاکٹر محمد زبیر صاحب لکھنوی جنہیں پھیپھڑوں کی پرانی تکلیف ہے۔ تبدیلی آب و ہوا کی غرض سے ایک ماہ کیلئے کراچی سے کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

مکرم شیخ نور الحق صاحب آف ایم اینڈ سنڈیکیٹ کی والدہ صاحبہ محترمہ عرصہ چار ماہ سے ٹانگ میں عرق النساء کی شدید درد سے بیمار ہیں گو درد بہت بڑھ گئی ہے۔ اسی طرح ان کے ماموں مکرم شیخ محمد عبد اللہ صاحب بعارضہ دمہ ان دنوں بہت بیمار ہیں احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ؍جون ۶۵ء

رسالت پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے

(قسط نمبر ۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور اسکی رحمانیت کا تقاضا ہے کہ اسنے دنیا میں اپنے نبی بھیجے عقلمند وہ ہے جو نبی کو شناخت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کو شناخت کرتا ہے اور بیوقوف وہ ہے جو نبی کا انکار کرتا ہے۔ کیونکہ نبوت کا انکار الوہیت کے انکار کو مستلزم ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صـ۹۴)

یعنی اللہ تعالےٰ کی شناخت کے لئے "نبی" کی شناخت ضروری ہے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اچھا مان لیا کہ نبی کی شناخت سے اللہ تعالےٰ کی شناخت ہوتی ہے مگر نبی تو ہر وقت نہیں آتے رہتے ایسی صورت میں اللہ تعالےٰ کی شناخت کا کیا ذریعہ ہے۔ اس کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جو ولی کو شناخت کرتا ہے وہ نبی کو شناخت کرتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ نبی الوہیت کے لئے بطور ایک میخ آہنی کے ہے اور ولی نبی کیلئے اب ذرا ٹھنڈے دل سے سوچو کہ اللہ تعالےٰ نے تیرہ سو سال پہلے اس سلسلہ کو دنیا میں ظاہر کیا۔ اور آنحضرت صلعم کے ذریعے ظاہر کیا۔ لیکن آج تیرہ سو سال بعد اور اس وقت کہ چودھویں صدی کے بھی پندرہ سال گزر گئے۔ اس کو آریوں، برہموؤں، طبیعیوں اور دہریوں یا عیسائیوں کے سامنے بیان کرو تو وہ ہنس دیتے ہیں اور تمسخر میں اڑا دیتے ہیں۔ ایسی مصیبت کے وقت میں کہ ایک طرف علوم جدیدہ کی روشنی، دوسری طرف طبیعیوں میں ایک خاص انقلاب پیدا ہو جانے کے بعد مختلف فرقوں اور مذہبوں کی کثرت سے ان امور کا پیش کرنا اور لوگوں سے منوانا بہت ہی پیچیدہ بات ہو گئی تھی اور اسلام اور اس کی باتیں ایک قصہ کہانی سمجھی جانے لگی تھیں لیکن اللہ تعالےٰ نے جو نحن نزلنا الذکر و انّا لہٗ لحافظون (پ۱۴) کا وعدہ دے کر قرآن اور اسلام کی حفاظت کا خود ذمہ دار ہوتا ہے مسلمانوں کو اس مصیبت سے بچا لیا اور فتنہ میں پڑنے نہ دیا۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر کرتے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اگر ثبوت نہ ملے تو یہ بالکل ٹھیک ہے کہ جیسا انسانی طبائع کا خاصہ ہے کہ وہ بدظنی کی طرف جھٹ رجوع کر لیتی ہیں تو اندرونی طور پر ہی لوگ ایک قصہ کہانی سمجھ کر قرآن اور اسلام سے دستبردار ہو جاتے مثلاً دیکھو۔ اگر اندر کھڑکا ہو تو باہر والا خواہ مخواہ خیال کرے گا کہ اندر کوئی آدمی ضرور ہے مگر وہ جب دو چار دن تک دیکھتا ہے کہ اندر سے کوئی نہیں نکلا تو پھر اس کا خیال مبدّل ہونا شروع ہوتا ہے۔ تو پھر بدوں اندر جانے کے ہی وہ سمجھ لیتا ہے کہ اگر انسان ہوتا تو اس کو کھانے پینے کی ضرورت پڑتی اور وہ ضرور باہر آتا۔ اگر نبوت کے انوار و برکات جو وحی ولایت کے رنگ میں آتے ہیں۔ اس فلاسفی اور روشنی کے زمانہ میں ظاہر نہ ہوتے تو مسلمانوں کے بچے مسلمانوں کے گھر میں رہ کر اسلام اور قرآن کو ایک قصہ کہانی اور داستان سمجھ لیتے اور اسلام سے ان کو کوئی واسطہ اور تعلق نہ رہتا۔ اس طرح گویا اسلام کو معدوم کرنے کا سلسلہ بندھ جاتا مگر نہیں! اللہ تعالےٰ کی غیرت اس کا ایفائے وعدہ کا جوش کب ایسا ہونے دیتا تھا۔ جیسا کہ ابھی میں نے کہا کہ خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا کہ انّا نحن نزّلنا الذکر و انّا لہٗ لحافظون۔"

(ایضاً صـ۹۵-۹۶)

آپ نے اسلام کی مثال دی ہے کیونکہ آج صحیح معنوں میں صرف اسلام ہی اللہ تعالےٰ کا فرستادہ دین ہے۔ باقی دینوں کے متعلق ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں بلکہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کے نزول کے بعد وہ تمام دین اس لئے متروک ہو گئے ہیں کہ وہ ضرورتِ زمانہ کے لحاظ سے اوّل تو نامکمل تھے اور کامل انسانی فطرت کی پوری رہنمائی نہیں کر سکتے تھے۔ دوسرے مرورِ زمانہ کے ساتھ ساتھ ان دینوں کی حالت بالکل مسخ ہو کر رہ گئی ہے۔ مثلاً ہندو ازم کو لے لیجئے اگرچہ اس مذہب میں بھی بہت سے نبی اللہ آئے ہیں جیسے کرشن علیہ السلام اور بدھ علیہ السلام مگر لوگوں نے ان کی صحیح تعلیمات کو بالکل مسخ کر دیا ہے اور اللہ تعالےٰ کی بجائے خود ان کو اللہ تعالےٰ بنا کر پوجنے لگے ہیں۔ اسی طرح عیسائیت کی حالت ہے کہ موجودہ عیسائیوں نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقی تعلیم کو تو چھوڑ دیا اور پولوس کی مسخ شدہ عیسائیت کو لے لیا۔ پولوس نے عیسائیت کو رومیوں کے قابلِ قبول بنانے کے لئے بہت سی باتیں اور اس میں رومی بت پرستوں کی داخل کر لیں جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واحد خدا شناسی کے متعلق صحیح تعلیم دب گئی اور اب اناجیل اربعہ اور رسولوں کے اعمال اور رسولوں کے خطوط میں جو مسیحیت کی تعلیم ملتی ہے وہ قطعاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خالص تعلیم نہیں ہے مگر اسلام میں نہ صرف اللہ تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق کہ

انّا نحن نزلنا الذکر
و انّا لہٗ لحافظون

قرآن کریم کے متن کی پوری پوری حفاظت کی ہے اور زیر و زبر کا بھی تغیر نہیں ہوا۔ ہاں مجددین بھیج کر۔ اس کی معنوی حفاظت بھی کی ہے۔ کیونکہ بغیر معنوی حفاظت کے ذکر کی محض مادی حفاظت کوئی معنی نہیں رکھتی۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب دیکھو قرآن کریم کا نام ذکر رکھا گیا ہے اس لئے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے۔ جب اسم فاعل کو مصدر کی صورت میں لاتے ہیں تو وہ مبالغہ کا کام دیتا ہے جیسے زیدٌ عدلٌ۔ کیا معنے۔ زید بہت عادل ہے۔ قرآن کوئی نئی تعلیم نہیں لایا بلکہ اس اندرونی شریعت کو یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہے۔ حلم ہے ایثار ہے۔ شجاعت ہے۔ جبر ہے۔ غضب ہے۔ قناعت ہے وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی قرآن نے اسے یاد دلایا جیسے فی کتاب مکنون۔ یعنی صحیفہ فطرت میں کہ جو چھپی ہوئی کتاب تھی اور جس کو ہر ایک شخص نہ دیکھ سکتا تھا۔ اسی طرح اس کتاب کا نام ذکر بیان کیا تاکہ وہ پڑھی جاوے تو وہ اندرونی اور روحانی قوتوں اور اس نورِ قلب کو جو آسمانی ودیعت انسان کے اندر ہے یاد دلادے۔ غرض اللہ تعالےٰ نے قرآن کو بھیج کر بجائے خود ایک روحانی معجزہ دکھایا تاکہ انسان ان معارف اور حقائق اور روحانی خوارق کو معلوم کرے جن کا اسے پتہ نہ تھا مگر افسوس کہ قرآن کی اس عظمت غائی کو چھوڑ کر جو ھدیً للمتّقین ہے۔ اس کو صرف چند قصص کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے اور نہایت بے پروائی اور خود غرضی سے مشرکین عرب کی طرح اساطیر الاوّلین کہہ کر ٹالا جاتا ہے۔ وہ زمانہ تھا آنحضرت صلعم کی بعثت کا۔ اور قرآن کے نزول کا۔ جب وہ دنیا سے گمشدہ طاقتوں کو یاد دلانے کے لئے آیا تھا۔ اب وہ زمانہ آ گیا جس کی نسبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی کہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے قرآن نہ اُترے گا۔ (ایضاً صـ۹۶-۹۷)

(باقی)

بلا تبصرہ

انتخابات کے گرد و غبار میں سے حزبِ اختلاف کے جو تین شہسوار نمودار ہوئے محمود اعظم فاروقی ان تین میں سے ایک ہیں انہیں ۹ ؍جون کو پہلی بار ایک قانون ساز ادارے کی رکنیت کا حلف اٹھانا تھا۔ وہ آٹھ جون کو تیزگام سے لاہور تشریف لائے ریلوے سٹیشن پر ان کے استقبال کے لئے مرکز جماعت اسلامی سے نائب قیم رحمت الٰہی صاحب اور نفیر حسین صاحب ناظم شعبہ مالیات اور حلقہ لاہور کے کئی دوسرے اصحاب موجود تھے۔ میری نگاہیں انہیں سیکنڈ کلاس کے ڈبے میں تلاش کر رہی تھیں لیکن جب رحمت الٰہی صاحب نے کہا کہ وہ غالباً ایئرکنڈیشنڈ کمپارٹمنٹ میں ہوں گے تو ہم سب ادھر لپکے۔ لاہور کے ایک رفیق ایئرکنڈیشنڈ بوگی میں گئے اور چند لمحوں کے بعد ایک صاحب دربانے سے قدکے، سانولی رنگت، عینک لگائے خوبصورتی سے ترشی ہوئی داڑھی کے ساتھ برآمد ہوئے — یہ فاروقی صاحب تھے۔ وہ اپنی عمر کے اعتبار سے سمارٹ اور پھرتیلے نظر آتے تھے۔ ان کے دائیں ہاتھ میں تھری کیسلز سگریٹ کا پیکٹ اور بائیں ہاتھ میں ایک چرمی بیگ تھا جس پر نمایاں حروف میں "محمود اعظم فاروقی رکن صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان" کا تعارفی کارڈ اٹکا ہوا تھا۔ تعارف مصافحے اور معانقے کے بعد "بیلیٹ" ۳ کے قدمچے سٹیشن سے باہر نکلے تو ڈیوڑھی میں مرکز جماعت اسلامی کے علاوہ آئی سی آئی کی کار فاروقی صاحب کے لئے موجود تھی۔"

(ایشیا ۱۵ ؍جون ۱۹۶۵ء صـ)

آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق

گوتم بدھ کی ایک پیشگوئی اور اس کا ظہور

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ ایبٹ آباد

خاکسار ۱۹۵۱ء میں ٹیکسلا مڈل ہائی سکول پر متعین تھا تو آثار ٹیکسلا نام سے ایک کتاب خریدی تھی جو مولوی محمد حمید خان قریشی بی اے سابق سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ نے انہی دنوں شائع کرائی تھی۔ ان دنوں ابھی میں احمدی نہیں ہوا تھا۔ اب اس کتاب کو جو غور سے مطالعہ کیا تو اس میں سے مہاتما گوتم بدھ کی ایک پیشگوئی کا ذکر ملا ہے جس میں مہاتما گوتم بدھ نے فرمایا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں جب میتریا کا ظہور ہوگا اس وقت اس مقام سے (جہاں آج کل ٹیکسلا کے آثار قدیمہ اور کھنڈرات موجود ہیں) ایک خزانہ برآمد ہوگا۔ یہ پیشگوئی ہمارے اس زمانہ میں پوری ہوگئی ہے۔ اس لئے جب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آخری زمانہ کے مصلح بن کر ظاہر ہوئے تو ان کے زمانہ میں ٹیکسلا کے کھنڈرات اور آثار کے خزانہ کا پتہ چلایا گیا تھا جسے بالآخر سر جان مارشل ڈائریکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ ہند نے تکمیل تک پہنچایا۔ اور اس مقام سے وہ مدفون خزانے برآمد ہوئے جنہوں نے چار دانگ عالم میں شہرت حاصل کی ہے اور جسے دیکھنے کے لئے دنیا کے اطراف و اکناف سے مورخین، محققین اور سیاح ہر سال پہنچتے رہتے ہیں۔ اور ان آثار اور کھدائیوں کی تفصیلات پر مشتمل کئی کتب اور بے شمار مضامین شائع ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔

مولوی محمد حمید خان موصوف کتاب "آثار ٹیکسلا" میں سٹوپہ کنال کا ذکر کرتے ہوئے مہاتما گوتم بدھ کی پیشگوئی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

"ملک چین کا مشہور سیاح ہیوان چوانگ ساتویں صدی عیسوی میں ٹیکسلا پہنچا اور غالباً شہر سر سکھ میں آکر ٹھہرا۔ اس نے مضافات شہر میں چار مشہور یادگاروں کا حال بیان کیا ہے۔ ایک ناگ راجہ ایلاپتر کا تالاب۔ دوسرے وہ سٹوپہ جہاں بدھ کی پیشگوئی کے مطابق چار مشہور خزانوں میں سے ایک خزانہ اس وقت آشکار ہوگا۔ جب میتریا دنیا کا آخری بدھ بن کر آئے گا ...... الخ" (آثار ٹیکسلا ص۴۹)

یاد رہے کہ بدھ مذہب کے لٹریچر کی رو سے پہلے بھی کئی بدھ ہوئے ہیں۔ اور گوتم بدھ کے بعد بھی کئی بدھ ہونے والے تھے اور آخری زمانہ کے بدھ کا ذکر میتریا کے نام سے ان کے لٹریچر میں پایا جاتا ہے۔ اور تمام بدھ دنیا شدت سے اس کے انتظار میں ہے۔ اور اس بدھ کو تمام بدھوں میں سے آخری اور اعلیٰ اور ممتاز بدھ شمار کرتے ہیں۔ اور جابجا اس کے بت بطور اس کی یادگار کے قائم کئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ اس کی آمد کو یاد رکھیں۔ اور بت میں بتلائی ہوئی نشانیوں کے مطابق اس کو پہچان لیں۔ اور اس کے مبارک ایام سے محروم نہ رہیں۔

چنانچہ آثار ٹیکسلا میں ایک اور مقام پر مختلف بدھوں اور آخری بدھ کا ذکر یوں کیا گیا ہے۔

"بدھ مذہب کے شمالی یا مہایانی فرقہ کے نزدیک ...... گوتم کے علاوہ اور بھی بہت سے بدھی ستوا ہیں۔ جن میں کچھ تو انسان ہیں اور کچھ آسمانی ہستیاں۔ ان میں سے مشہور بودھی ستواں کے نام یہ ہیں۔ اولوکیتیشور، منجوسری، ارچی سامنت بھدر وجرپانی اور میتریا آخر الذکر کا ظہور اہل بدھ کے عقیدہ کے مطابق ابھی ہونے والا ہے اور وہ دنیا کے موجودہ دور کا آخری بدھ سمجھا جاتا ہے۔"

(آثار ٹیکسلا ص۲۵ حاشیہ مطبوعہ ۱۹۵۱ء)

یاد رہے کہ بدھ لٹریچر میں گزشتہ اور ہونے والے بدھوں کے مختلف نام بتائے گئے ہیں۔ اور در اصل یہ سب صفاتی نام ہیں ذاتی نام نہیں۔ اور مختلف صفات کی وجہ سے پیشگوئیوں میں مختلف نام بتلائے جاتے ہیں۔ تاکہ ان صفات کی بناء پر آنے والے کو شناخت کرنے میں سہولت ہو۔ مگر ظاہر پرست لوگ ان ظاہری ناموں پر ہی انحصار کر کے بیٹھ رہتے ہیں۔ اور ان کے معانی و صفات پر غور نہیں کرتے۔ اس لئے موعود کو شناخت نہیں کر سکتے اور محروم رہ جاتے ہیں۔

بدھ میتریا کا ظہور

بدھ لٹریچر کے مختلف نسخوں میں آنے والے میتریا کو متیا۔ میلنو۔ میتریا۔ آدیتیڈیا متیلیئے۔ میلی یوس میلی تو اور میتریجا کے تلفظ سے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ سنسکرت اور پالی لغت میتیا یا میتریا کے معنے مہربان رحمت والا شفقت و ہمدردی کرنے والا اور نوع انسانی کا خیر خواہ کئے گئے ہیں۔

میتریا موعود کی پیشگوئی کو بعض عیسائیوں نے مسیح پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ہندوؤں کے بعض عالموں نے اسے کرشن ثانی پر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور بعض مسلمان محققین نے اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق بیان کیا ہے۔ بدھ لٹریچر میں مذکورہ علامات کا گہرا مطالعہ کیا جائے۔ تو اس کا فیصلہ کرنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ کہ میتریا موعود کا حقیقی مصداق کون ہے۔ مغربی اور مشرقی مورخین نے بدھ لٹریچر کے مطالعہ کے بعد ہمارے سامنے جو مواد اس سلسلہ میں پیش کیا ہے۔ اس میں میتریا موعود کی ایک خاص علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ کل اقوام کے لئے مبعوث ہوگا۔ اس علامت کے پیش نظر متعین ہو جاتا ہے۔ کہ مذکورہ پیشگوئی کے اصل مصداق پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کیونکہ صرف انہوں نے ہی دعوے کیا ہے کہ میں تمام اقوام کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں مسیح ناصری علیہ السلام نے ایسا دعوے نہیں کیا۔

ایک اور خاص اور اہم علامت بدھ لٹریچر میں میتریا موعود کی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ ہندوستان میں مبعوث ہوگا۔ اور بتایا گیا ہے کہ جب میتریا مبعوث ہوگا۔ اس وقت ہندوستان میں بکثرت شہر اور گاؤں آباد ہو چکے ہوں گے اور اس کے غیر آباد اور ویران علاقے بھی آباد کر دیئے جائیں گے اس سلسلہ میں ۱۹۴۵ء میں ناصر الدین عبد اللہ جنرل ...یدی کا مضمون اور اس کے بعد کئی مضامین الفضل میں شائع ہو چکے ہیں (تفصیل کے لئے دیکھئے اخبار الفضل مورخہ ۲۱ جون ۱۹۴۵ء)

اس علامت کے پیش نظر تسلیم کرنا ہوگا کہ گوتم بدھ نے میتریا موعود میں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاص کر آپ کے اس بروزی وجود کی بعثت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جو آخری زمانہ میں ہندوستان میں مبعوث ہونے والا تھا۔ اور اپنے پیشرو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روحانی فرزند اور ان کی مانند سب اقوام کی طرف مبعوث ہو کر تمام دینی صداقتوں کو ظاہر کرنے والا تھا جسے ہندوؤں کے لٹریچر میں کرشن ثانی اور مسلمانوں کے لٹریچر میں "مسیح و مہدی" اور اسی طرح یہود و نصاریٰ کے لٹریچر میں "مسیح ثانی" اور زرتشتی لٹریچر میں سوشیئنس وغیرہ ناموں سے بیان کیا گیا ہے۔

اس پر یہ قوی قرینہ بھی ہے کہ میتیا یا میتریا کے لفظ کو عبرانی کے لفظ مشیحا سے شدید لفظی مشابہت ہے اور مغربی محققین نے میتیا اور مشیحا کی اس لفظی مشابہت کی بناء پر کہا ہے کہ اس میں مسیح کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ اگر آخری زمانہ میں ہندوستان میں مبعوث ہونے والا مسیح مراد لیا جائے۔ تو یہ تمام نزاعیں جو میتریا موعود کی پیشگوئی کے اصل مصداق کے سلسلے میں پائی جاتی ہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ سب کا موعود ہوگا۔ یعنی مسلمانوں کے لئے مسیح و مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ثانی اور اہل کتاب کا مسیح ثانی اور اہل زرتشت کا سوشیئنس ہوگا۔ اور یہ آخری زمانہ کا موعود مصلح جو ہندوستان سے مبعوث ہوا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جو ہندوستان کی ایک خاص بستی قادیان سے مبعوث ہوئے جنہوں نے یہ دعوے کیا کہ آخری زمانہ کا موعود مصلح تمام اقوام کے لئے میں ہوں میں ہی مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کا مسیح و مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ثانی اور بدھوں کا بدھ اور دیگر مذاہب کا موعود ہوں جسے خدا نے عین وقت پر مبعوث کیا ہے۔

احمد (احمد) نام کی پیشگوئی

اس سلسلہ میں کہ میتریا یا میتیا موعود سے آخری زمانہ کا مصلح جسے مہدی و مسیح آخر الزمان بھی کہا جاتا ہے مراد ہے۔ اور وہ احمد کے نام سے ہندوستان سے مبعوث ہوا ایک اور

حوالہ درج کرنا بھی ضروری ہے جو کتاب "سیر برہما" میں مولوی عبدالحق خان صاحب موحد نے درج کیا ہے۔ فاضل مصنف نے "مذہب برہما" کی تحقیق کرتے ہوئے آنیوالے موعود کی پیشگوئی اور اس کے نام کا ذکر بھی کیا ہے جسے انہوں نے بدھ مذہب کی بعض کتب کے حوالے سے لکھا ہے وہ لکھتے ہیں:۔

"تاریخ زنی ناٹھا پکا تنی"
میں لکھا ہے کہ ہزاروں بھیٹے
(پیغمبر) پیدا ہو چکے ہیں
جو اس مذہب میں سب سے
زیادہ بزرگ اور اعلیٰ مانے
جاتے ہیں اول کوگنا گو دوم
کوگوناگوں۔ سوئم کابتا
چہارم شنگوتما، یہ چار
آج تک گزر چکے ہیں اور
پنجم ایمٹر جو ابھی پیدا نہیں
ہوًا بلکہ آخری زمانہ میں
پیدا ہوگا۔ برہما معتقد
ہیں کہ اس کے پیدا ہونیکے
چند سال بعد قیامت آئیگی
اہل اسلام کہتے ہیں عجب
نہیں ایمٹر سے مُراد حضرت
امام مہدی آخر زماں ہوں"۔
(سیر برہما مطبوعہ نامی پریس لکھنو صفحہ ۳۱۲)

"جامع التواریخ مرآت العالم" نامی کتاب میں بھی اس موعود کے متعلق لکھا ہے:۔

"ایمٹر جو ابھی پیدا نہیں
ہوًا مگر آخر زمانہ میں
پیدا ہوگا برہما معتقد ہیں
کہ اس کے پیدا ہونیکے
چند سال بعد قیامت آئیگی
۔۔۔۔ بموجب قول اہل
اسلام غالباً ایمٹری سے
مُراد احمد ہے جو حضرت
امام مہدی آخر الزمان کا نام ہے"۔

(مذکورہ بالا دونوں حوالوں کے لئے دیکھئے الفضل ۵ فروری ۱۹۲۳ء)

یہ بات واضح ہے کہ احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کا نام احمد بھی آیا ہے اور محمد بھی، دونوں سے ایک ہی وجود کی طرف اشارہ ہے جو اسم احمد و محمد دونوں کا مظہر بننے والا تھا مگر اسم احمد کے مظہر آپؑ ظاہری طور پر اور اسم محمد کے مظہر باطنی طور پر ہونے والے تھے اسلیئے آپؑ غلام احمد کے نام سے مشہور ہوئے آپؑ خود ایک مقام پر فرماتے ہیں سہ

احمد آخر زماں نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است

ٹیکسلا کا خزانہ

ٹیکسلا سے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں گوتم بدھ کی پیشگوئی کے مطابق جو خزانہ برآمد ہوًا اس کی تفصیل یہ ہے کہ ۱۸۶۳ء میں جنرل کننگھم کو ان جغرافیائی نشانات کی بنا پر جو قدیم مصنفین کی کتابوں میں ٹیکسلا کے بارے میں دئیے ہوئے ہیں خیال پیدا ہوًا کہ یہ آثار قدیم ٹیکسلا کے ہیں انہوں نے کھدائی شروع کرا دی جس سے ان کا خیال یقین میں بدل گیا چنانچہ انہوں نے ۱۸۶۳ء اور ۱۸۷۴ء میں (بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں) مختلف مقامات پر کھدائی کرائی لیکن جو قدیم چیزیں یہاں سے ملیں ان کی تفصیل نہیں ملتی اس کے بعد قریباً چالیس سال تک یہ عمارات اور کھنڈرات انگریزی حکام کی غفلت کی وجہ سے دیہاتیوں کے مظالم تختۂ مشق بنی رہیں یہاں تک کہ ان کی تقدیر پلٹی اور ۱۳-۱۹۱۲ء میں سر جان مارشل مشترکہ ہند کے ڈائریکٹر جنرل آثار قدیمہ نے اپنی توجہ ٹیکسلا کے ان خزائن کی طرف مبذول کی اور یہاں کے اہم مقامات کی کھدائی کرائی اور برآمد شدہ عمارات کی مرمّت و حفاظت کا بندوبست کیا اور بیس پچیس سال کے عرصہ میں اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ان بے شمار خزانوں زیورات۔ برتن۔ کتبوں اور نوادرات کی حفاظت کے لئے جو کھدائی سے دستیاب ہوئی تھیں اور جن کی مدد سے ٹیکسلا کی تاریخ مرتب کی گئی ہے ایک خوبصورت "عجائب خانہ" یہاں قائم کر دیا تاکہ آئندہ نسلیں ان کے مطالعہ سے فیضیاب ہو سکیں۔ سر جان مارشل نے ان کھدائیوں کی تفصیلات پر مشتمل تین جلدوں میں ایک ضخیم کتاب "اے گائڈ ٹو ٹیکسلا" کے نام سے تیار کی جو آکسفورڈ یونیورسٹی لندن کی طرف سے ۵۱ء میں شائع ہوئی ہے۔

ٹیکسلا کے ان آثار قدیمہ سے قدیم شمالی مغربی ہندوستان کی تاریخ کے گمشدہ گوشے ہاتھ آئے ہیں اور ہندوستان کی تاریخ میں ایک اہم باب کا اضافہ ہوًا ہے۔ ایسے کتبے برآمد ہوئے ہیں جن سے بدھ کی اصل تعلیم کا پتہ چلا ہے جو عرصہ دراز سے گم ہو چکی تھی۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ احمدیت کی صداقت کے لئے بھی یہاں سے عظیم الشان مواد برآمد ہوًا ہے۔ آرامی زبان کے کتبوں نے واضح کر دیا ہے کہ ان علاقوں میں آرامی زبان بولنے والے اسرائیلی آباد رہ چکے ہیں جن کی طرف مسیح ناصری کا آنا ضروری تھا اور یہ کہ بانی سلسلہ احمدیہ کی تصریحات کے مطابق "حضرت گوتم بدھؑ خدا کے پیغمبر اور موحدانہ تعلیم دینے والے تھے، یہ ہے وہ خزانہ جو آخری زمانہ کے مصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے زمانہ میں حضرت گوتم بدھ علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ٹیکسلا سے برآمد ہوًا اور آپ کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو گئی اور احمدیت کی صداقت ظاہر ہو گئی۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

تحریک جدید میں شمولیت قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے اس کو ضائع مت کرو۔ آگے بڑھو اور خدا تعالےٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دو"۔

اس ولولہ انگیز خطاب سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد کوئی مخلص احمدی یہ گوارا نہ کرے گا کہ اشاعتِ اسلام کے لئے جس قدر مالی قربانی کا اس نے وعدہ کیا ہوًا ہے اس کے ایفاء میں ذرا سا بھی مزید توقف ہو۔ ہم ایسے دوستوں کے ایمان افروز عملی جواب کے منتظر ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ہفتہ اطفال

۱۹ سے ۲۲ رجون

تربیت اطفال اس کا مطمحِ نظر ہے۔ والدین اور عہدیداران خدام الاحمدیہ بچوں میں نماز با جماعت کا شوق، دینی علوم کے حصول کے لئے کوشش اور اچھے اخلاق اپنانے کا جذبہ پیدا کریں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کی تاریخوں کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ امسال رمضان المبارک ۲۵ دسمبر سے شروع ہو گا اس لئے احباب کی سہولت اور حرمتِ رمضان کی وجہ سے حسبِ فیصلہ مجلس مشاورت جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور فرما لیا ہے جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۶۵ء کی بجائے ۱۹-۲۰-۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب ان تاریخوں کو نوٹ فرما لیں اور ان کے مطابق تیاری فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ جلسہ سالانہ

(قسط نمبر ۲)

اس چندہ کی ضرورت اور اہمیت ذہن نشین کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ خود چندہ کی حقیقت پر غور کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کسی شخص کو دنیا کی اصلاح کے لئے مامور کیا جاتا ہے تو سعید روحیں خود بخود اس مامور کی طرف لپکتی ہیں۔ کیونکہ انہیں اس مامور کی اعانت کے لئے آسمان سے وحی کی جاتی ہے اور یہ پاک روحیں اپنے لئے اور اپنے اردگرد کے لئے اور بالآخر تمام دنیا کے لئے پرامن، خوشگوار اور جنتی زندگی حاصل کرنے کی خاطر اس مامور کے ہاتھ پر تن من دھن سے خدمت کرنے کا عہد کرتی ہیں۔ اس خدمت کے مالی حصہ کا نام چندہ ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ ط یقاتلون فی سبیل اللّٰہ فیقتلون و یقتلون قف وعدا علیہ حقا فی التورٰۃ والانجیل والقرآن ط ومن اوفیٰ بعھدہٖ من اللّٰہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہٖ ط وذالک ھو الفوز العظیم ۵ (سورہ توبہ۔ ع۔۱۴)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس وعدہ کے ساتھ خرید لئے ہیں کہ انہیں جنت ملے گی۔ چنانچہ وہ موت کی حد تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جد و جہد کرتے ہیں۔ پس یا تو وہ اپنے مخالفوں کو مار لیتے ہیں یا خود مر جاتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

— — — — — — — — — — — — — — اللہ تعالیٰ کا جنت دینے کا یہ وعدہ جو تورات میں بھی بیان کیا گیا ہے اور انجیل میں بھی اور قرآن میں بھی۔ یہ بالکل سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدوں کو ایفاء کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے؟ پس اے مومنو! تمہیں اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے خوش ہونا چاہیئے۔

اگر کوئی شخص بیعت کی اس حقیقت کو سمجھ لے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانی اور مالی قربانی کرنا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔ کیونکہ بیعت کے بعد مومن کی جان اور مال تو اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ جب بھی اللہ تعالیٰ کے فرستادہ یا اس کے جانشین کی طرف سے اس امانت کی یا اس کے کسی حصہ کی واپسی کا مطالبہ ہو۔ تو کسی مومن کو اس امانت کے لوٹانے میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ نہیں ہوتی۔ بلکہ اگر زیادہ غور سے دیکھا جائے۔ تو بیعت سے پہلے بھی انسان کی جان اور مال محض اللہ تعالیٰ کی ہی دین تھی اور ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں مومنوں کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے کہ و مما رزقنٰھم ینفقون۔ کہ ہم نے ہی ان مومنوں کو جو کچھ دے رکھا ہے۔ اسی میں سے وہ ہماری راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔

پس جسے جنت کی خواہش ہو۔ جو اپنے پروردگار کی امانت میں خیانت نہ کرنا چاہتا ہو۔ جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر بجالانا چاہتا ہو۔ سب سے بڑھ کر اس نعمت کا کہ اسے اپنے زمانہ کے مامور کی شناخت نصیب ہوئی اور اس ذریعہ سے فخر دو عالم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام اور مرتبہ پہچاننے کی سعادت پائی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں خود ذات باری تعالےٰ کی محبت حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔ ایسے شخص کے دل میں تو یہ سوال پیدا ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ فلاں خدمت فرض ہے۔ یا نہیں یا فلاں خدمت مجھ پر عاید نہیں ہوتی۔ بلکہ کسی دوسرے شخص کے لئے واجب ہے۔ مومن تو خدمت کے مواقع کی تاک میں رہتے ہیں۔

لہٰذا ہر احمدی پر لازم ہے کہ وہ دوسرے چندوں کی طرح چندہ جلسہ سالانہ بھی برضا و رغبت ادا کرے اور عہدہ داروں کو چاہیئے۔ کہ شروع سال سے ہی ماہوار چندہ عام یا حصہ آمد کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا بھی انتظام کریں۔ اور زمیندارہ جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ ہر فصل پر دوسرے چندوں کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی وصول کریں۔ تا جلسہ سالانہ کے نزدیک جا کر اکٹھا یکمشت چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا دوبھر معلوم نہ ہو۔

(ناظر بیت المال)

درخواستہائے دُعا:- میرے برادر نسبتی منورالدین عبدالوہاب صاحب آجکل ایم اے عربی کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب سے امتحان میں نمایاں کامیابی کی درخواست دعا ہے نیز برادر مذکور کی صحت اجو عموماً خراب رہتی ہے) کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (محمد نواز مومن)

۲- میری بیٹی عزیزہ مودودہ طلعت کا ایم اے کا فائنل امتحان یکم جولائی کو ہونے والا ہے۔ عزیزہ کی اعلیٰ درجہ کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار بشیر احمد بھٹی احمدیہ کمرشل کالج کشمیری بازار راولپنڈی)

جماعت احمدیہ فیروزوالا کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ فیروزوالا ضلع گوجرانوالہ کا پہلا سالانہ جلسہ مورخہ ۲۳، ۲۴ اپریل ۱۹۶۷ء بروز جمعہ و ہفتہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد پہلا اجلاس بابو عبدالرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز مربی انچارج ضلع گوجرانوالہ نے تقاریر کیں۔ دوسرا اجلاس گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کی زیر صدارت ہوا۔ جس میں مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔ تیسرا اجلاس محترم ملک محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ تر گڑی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ ۲۴ کو آخری اجلاس نماز عشاء کے بعد منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز نے کی اور محترم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا اور گیانی صاحبان نے تقاریر کیں اور دعا کے بعد جماعت احمدیہ فیروزوالا کا یہ پہلا سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ہر اجلاس تلاوت قرآن کریم اور نظم سے شروع ہوتا رہا۔ ان اجلاسوں میں محترم میر اللہ بخش صاحب تسنیم، مولوی مبارک احمد صاحب تر گڑی عبدالحکیم صاحب ناصر گوجرانوالہ اور اکبر حمیدی صاحب تلاوت قرآن کریم اور نظمیں پڑھتے رہے۔ محترم میر صاحب کی پنجابی نظمیں اور اکبر حمیدی صاحب کی نظم (جو کہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے) سامعین نے بہت پسند کیں۔ جلسہ گاہ مسجد سے باہر کھلی جگہ پر شامیانوں قناتوں اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ کی گئی تھی۔ معززین کے لئے کرسیوں کا بھی معقول انتظام تھا۔ لاوڈ سپیکر مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا بندوبست بھی تسلی بخش تھا۔ جماعت احمدیہ فیروزوالا مربی صاحب ضلع گوجرانوالہ اور ان کے معاونین کا خاص طور پر قریشی انوار احمد صاحب ابن حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جنہوں نے کہ جلسہ کی کامیابی کے لئے اور جلسہ گاہ کی تیاری اور لاوڈ سپیکر اور روشنی کے انتظام میں بڑی ہمت اور محنت سے کام کیا۔

(چوہدری محمد نواز گوندل سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ فیروزوالا)

کامیاب ہونیوالے طلباء اور طالبات کی خدمت میں مبارکباد

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن طلباء اور طالبات کو مڈل اور میٹرک کے امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے۔ ان سب کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہوئے ان سب کے لئے دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ ایسے موقعہ پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد مقدس حسب ذیل ہے:-

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا تعالیٰ (تعمیر مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونیوالے طلبا اور طالبات اور ان کے والدین اور سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

نظامت اعلیٰ انصار اللہ سابق صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ

مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ سابق صوبہ سندھ کی درخواست پر صدر محترم نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک نظامت علیا انصار اللہ سابق صوبہ سندھ کی مجلس عاملہ کا رکن مقرر فرمایا ہے متعلقہ مجالس مطلع رہیں اور ان احباب سے تعاون فرمادیں۔

۱- نائب ناظم اعلیٰ- مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب رحمٰن آباد ڈاکخانہ باندھی ضلع نوابشاہ۔
۲- معتمد عمومی مکرم سید علی اکبر شاہ صاحب رحمٰن آباد ڈاکخانہ باندھی ضلع نوابشاہ۔ ۳- معتمد مال مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کریم نگر فارم محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر۔ معتمد تعلیم مکرم چوہدری محمد سعید صاحب ہیرآباد۔ بھرگڑی کمار روڈ حیدرآباد ۵- معتمد تربیت مکرم حاجی قمرالدین صاحب قمرآباد براستہ مورو ضلع نوابشاہ۔ ۶- معتمد اصلاح و ارشاد مکرم حکیم محمد اسمٰعیل صاحب کمال ڈیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع نوابشاہ۔ ۷- معتمد خدمت خلق مکرم صوفی غلام محمد صاحب چک ۲۷ الف کا جیوڈ ڈاکخانہ کاجیلو ضلع تھرپارکر۔ ۸- معتمد ذہانت و صحت جسمانی مکرم ماسٹر فضل دین صاحب طارق کنری ضلع تھرپارکر۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ (۱) مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے گئے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے۔ مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے۔ کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے

وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۷۸۱۲ میں فتح بی بی زوجہ چوہدری رسول بخش صاحب قوم سرا جاٹ پیشہ زمینداری عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جالپور ڈاکخانہ دریا خاں مری ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ ۔ راس بھینس چار عدد جن کی قیمت ہر ایک ۔/۵۰۰ روپے کل قیمت ۔/۲۰۰۰ دو ہزار روپے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ طلائی زیور کنٹھا وزنی ۵ تولہ ڈنڈیاں ½ ۱ تولہ جن کی قیمت مجموعی ایک ہزار روپیہ بنتی ہے۔ شامل کر کے کل جائیداد ۔/۳۰۰۰ روپیہ بنتی ہے اسکے بعد ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔

اور میرے مرنے کے بعد یا اپنی زندگی میں کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ اس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے نیز اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حق مہر اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا فتح بی بی

گواہ شد:۔ محمد نواز بقلم خود پسر موصیہ

گواہ شد:۔ محمد ریاض بقلم خود پسر موصیہ

مثل نمبر ۱۷۸۱۳ :۔ میں سعیدہ عصمت بنت مرزا محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ دار الصدر غربی الف ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک عدد لسٹ واچ قیمتی مبلغ ۔/۲۴۰ روپے ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ⅒ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ:۔ سعیدہ عصمت بقلم خود بنت مرزا محمود احمد صاحب

محلہ دار الصدر غربی الف ربوہ

گواہ شد:۔ غلام محمد ریٹائرڈ ڈیلی اوورسیر

گواہ شد:۔ محمد عالم ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر

مثل نمبر ۱۷۸۱۴ :۔ میں عائشہ بی بی بیوہ مکرم تاج الدین صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر اندازاً ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۲/۲۹ ۱۹۱۸ ساکن چک ۱۷۱ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرے پاس زیور بصورت سونے کی دو بالیاں وزنی دو تولے ہیں۔ جن کی قیمت اندازاً ۔/۲۵۰ روپے ہے۔ میرے خاوند مکرم منشی میاں تاج الدین صاحب مرحوم قیام پاکستان سے کئی سال پہلے وفات پا گئے تھے۔ میرا حق مہر ۔/۳۲ روپے تھا جو خاوند مرحوم کو معاف کر دیا تھا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد اور آمد نہیں۔ میں مذکورہ بالا جائداد میزان ۔/۲۵۰ روپے کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق سلسلہ عالیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ آئندہ میں کوئی جائیداد پیدا کروں یا میری کوئی آمدنی ہو یا میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائیداد مذکورہ بالا کے علاوہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا عائشہ بی بی

گواہ شد:۔ عبدالکریم خان صاحب کا ٹھگڑھی

گواہ شد:۔ خیر دین پسر موصیہ

مثل نمبر ۱۷۸۱۵ میں محمد بشیر ولد چوہدری محمد شریف صاحب قوم جاٹ باجوہ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال ۷ ماہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنال ہال منٹگمری ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ اگست ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرا گذارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اراضی تقریباً ایک مربع (ایک مربع سے کچھ کم) واقع چک 76/6.R جس کی مالیت ۔/۱۵۰۰ روپے فی ایکڑ کے حساب سے کل ۔/۳۵۰۰۰ روپے بنتی ہے

العبد:۔ محمد بشیر ولد چوہدری محمد شریف کنال ہال منٹگمری۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد خان

گواہ شد:۔ منصور احمد۔

مثل نمبر ۱۷۸۱۶ میں نعیم احمد ولد سید محمد طفیل شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دوکان شفا میڈیکو متصل میو ہسپتال لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۔/۲۱۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ نعیم احمد بقلم خود

گواہ شد:۔ سربلند پنشنر لاہور

گواہ شد:۔ عبدالواحد خان لاہور

مثل نمبر ۱۷۸۱۷ میں زرینہ بیگم زوجہ محمد ابو رشید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ⅒ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میرا حق مہر مجھے خاوند سے مل چکا ہے جو ۔/۳۰۰۰ روپے ہے اور میں خرچ کر چکی ہوں اس کے علاوہ ۔/۲۵ روپے ماہوار مجھے جیب خرچ خاوند کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کے بھی ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقع ڈرگ روڈ کراچی قیمت	۔/۴۲۰۰۰
ایک پلاٹ زمین ، رقبہ ناظم آباد کراچی	۔/۸۰۰۰
۶ عدد چوڑیاں طلائی قیمت	۔/۹۰۰
دو عدد جوڑی کانٹے طلائی قیمت	۔/۳۰۰
انگوٹھیاں طلائی چار عدد "	۔/۳۰۰
	۵۱۵۰۰

الامۃ زرینہ بیگم۔ گواہ شد: محمد ابو رشید خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ رحیم بخش سیکرٹری مالی مرکزی راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۷۸۱۸ :۔ میں بی بی نور فاطمہ بیوہ مولوی ابو الحسن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا موجودہ جائیداد اس وقت صرف دو عدد چوڑیاں طلائی وزنی ۵ تولے قیمت اندازاً ۔/۶۰۰ روپے ہے۔ جو میری ملکیت ہے۔ میں اسکے ⅒ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کل قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ⅒ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنا حق مہر اپنے خاوند سے لے کر خرچ کر چکی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے اپنے لڑکوں کی طرف سے ۔/۵۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جو کہ میری ماہوار آمد میں شامل ہے۔ اسلئے میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ⅒ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں گا۔ حق مہر چھ ہزار روپیہ تھا۔ جو پہلے ہی لیکر خرچ کر دیا گیا ہے۔ الامۃ بی بی نور فاطمہ

گواہ شد:۔ رحیم بخش سیکرٹری مال۔ گواہ شد:۔ محمد ابو رشید 799-F سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

تعمیر مسجد احمدیہ زیورک سوئٹزرلینڈ میں حصہ لینے والوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت بابرکت میں ماہ ہجرت ۱۳۴۴ھش (مئی ۱۹۶۵ء) میں تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والے مخلصین کے اسمائے گرامی بغرض دعا اور منظوری پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جزاھم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہمارے ان مخلصین کے اخلاص اور اموال میں برکت دے کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین۔

جملہ احباب جماعت احمدیہ تعمیر مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے صدقہ جاریہ میں دل کھول کر حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے ساتھ اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔ نیز اپنے محسن آقا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خاص دعائیں حاصل کریں

(نائب وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

انتظامی امور اور ترسیل زر سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہو الشافی

کالی کھانسی

کے لئے "ہوکف پوڈر" اکسیر ہے۔ فوری آرام اور مکمل شفا۔ فی کورس -/۱

معالجین کے لئے ۲۵ فیصدی کمیشن علاوہ خرچ ڈاک

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور

ڈاکٹر راحب ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاک خانہ ربوہ

ضروری گزارش

الفضل کے مشتہرین کرام کو خط لکھتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ۲۶ رجون ۱۹۶۵ء کے ۱۲½ بجے دوپہر تک پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر مطلوب ہیں جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی ہوں۔

نمبر شمار	کام	مقدار کا تخمینہ	زر امانت
۱-	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران سب ڈویژن ۱ لاہور پی آئی او ڈبلیو اوکاڑہ کے ماتحت سپلائی زون ۱ میں ریلوے کی سپیسی فیکیشن کے مطابق سکینڈ کلاس اینٹوں کی فراہمی	بتعداد ۶۰۰,۰۰۰ (چھ لاکھ)	-/۱۰۰۰ روپے
۲-	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران میں سب ڈویژن ۱ لاہور میں آئی او ڈبلیو انچارج قصور کے ماتحت سپلائی زون ۲ میں ریلوے کی سپیسی فیکیشن کے مطابق سکینڈ کلاس اینٹوں کی فراہمی	بتعداد ۵۰۰,۰۰۰ (پانچ لاکھ)	-/۹۰۰ روپے
۳-	سال ۶۶-۱۹۶۵ء کے دوران سب ڈویژن ۱ لاہور میں سامان تعمیر (ماسوا خشت) کی فراہمی	لاگت کا تخمینہ ۵۰,۰۰۰ روپے	-/۱۰۰۰ روپے

جن ٹھیکہ داروں کے نام منظور شدہ فہرست پر نہ ہوں انہیں ٹنڈروں کے اجراء کے لئے ۲۳ رجون ۱۹۶۵ء سے پہلے پہلے اپنے کاغذات حیثیت پیش کر دینے ہوں گے۔ مکمل قواعد و ضوابط بلاقیمت ڈویژنل آفس کی ورکس اکاؤنٹس سیکشن سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو ریلوے لاہور)

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم میاں عبد الحلیم صاحب پلیڈر سرگودھا کا نکاح عزیزہ طیبہ صادقہ صاحبہ بی اے بنت بابو محمد شفیع صاحب گورنمنٹ ادور سیر ریٹائرڈ مرحوم سیالکوٹ سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ مقیم سیالکوٹ نے مورخہ ۱۳/۶/۶۵ پڑھا۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(ڈاکٹر ارشاد احمد راجپوت رنگ بازار کلاں چنیوٹ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ پاک سوئس پریسیژن مکینکل اینڈ انسٹرومنٹیشن ٹریننگ کورس کراچی

سہ سالہ ٹریننگ کورس آغاز ۱/۹/۶۵ سے۔ وظیفہ -/۵۰ روپے ماہوار۔ انتخاب بنا بر امتحان داخلہ و انٹرویو۔

شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن عمر:- ۱/۹/۶۵ کو ۱۶ تا ۱۹

پراسپکٹس بمعہ فارم درخواست پرنسپل ٹریننگ سنٹر پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ بلاک ۹۵ پاکستان سیکرٹریٹ کراچی سے ۲۳/۶/۶۵ تک درخواستیں ۱۰/۷/۶۵ تک

داخلہ ایگریکلچرل یونیورسٹی لائل پور (پ ٹ ۱۱/۶/۶۵)

(۱) بی ایس سی آنرز ان ایگریکلچر

(۲) بی ایس سی ان ایگریکلچرل انجنیئرنگ

(۳) ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن۔

کافی تعداد وظائف۔ انٹرویو ۲۸/۶/۶۵ درخواستیں ۲۶/۶/۶۵ تک

شرائط:- میٹرک سیکنڈ ڈویژن بصورت کھلاڑی تھرڈ ڈویژن عمر ۱/۶/۶۵ کو ... پراسپکٹس و فارم درخواست دفتر رجسٹرار سے ایک روپیہ کا پوسٹل آرڈر بنام ٹریژرر ویسٹ پاکستان ایگریکلچرل یونیورسٹی بھیج کر۔ (پ ٹ ۱۱/۶/۶۵)

داخلہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹیچرس ٹریننگ کالج لائل پور

دو سالہ کورس۔ سرٹیفکیٹ ان آرٹس اینڈ کرافٹس اینڈ پریکٹیکل آرٹس۔ داخلہ بنا بر قابلیت ٹیسٹ و انٹرویو۔ سرٹیفکیٹ ہولڈر کے کسی ٹیکنیکل یا پائلٹ سکول میں تقرر۔ تنخواہ ۱۲۵-۷-۱۹۵-۸-۲۰۵۔ شرائط:- میٹرک سائنس و ڈرائینگ سیکنڈ ڈویژن عمر ۱/۶/۶۵ کو کم از کم ۱۷۔ انٹرویو ۷ تا ۹ جولائی درخواستیں ۳/۷/۶۵ تک بنام پرنسپل۔

پراسپکٹس ایک روپیہ کی ٹکٹیں چسپاں شدہ واپسی لفافہ ۶"×۱۲" بھیج کر۔ (پ ٹ ۱۳/۶/۶۵)

داخلہ سکول آف آرکیٹیکچر کراچی

سہ سالہ کورس۔ امتحان مقابلہ و انٹرویو۔ شرط میٹرک درخواستیں ۱۵/۷/۶۵ تک مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ میں۔ (پ ٹ ۱۳/۶/۶۵)

ٹیکنیکل سپروائزر ٹرینیز

برائے پاکستان آرڈی ننس فیکٹریز۔ عرصہ ٹریننگ سہ ماہ۔ تنخواہ دوران ٹریننگ -/۷۵ ماہوار سپروائزر لگنے پر ۱۵۰-۷-۲۲۰-۸-۲۸۰

شرائط:- انٹرمیڈیٹ سائنس (سال رواں کے شامل امتحان بھی درخواستیں دے سکتے ہیں) عمر ۱/۷/۶۵ کو ۱۸ تا ۲۵۔ پانچ سالہ ملازمت لازم۔ بصورت دیگر تین ہزار روپیہ حرجانہ۔

درخواستیں بشمول پوسٹل آرڈر قیمتی پانچ روپیہ ۲۶/۶/۶۵ تک بنام سپرنٹنڈنٹ صاحب ایکس پلوسوز پاکستان آرڈی ننس فیکٹریز واہ کینٹ۔ (پ ٹ ۱۳/۶/۶۵)

داخلہ ایڈورڈز کالج پشاور

خواہش مند طلبہ داخلے کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں بلا توقف دے دیں۔ (پ ٹ ۹/۶/۶۵)

فزیکل فٹنس آفیسرز پاکستان ایئر فورس

جنرل ڈیوٹیز ایڈمنسٹریٹو برانچ شرائط گریجویٹ بمعہ سینیر ڈپلومہ

عمر:- ۱۵/۲/۶۵ کو ۲۱ تا ۳۰ تنخواہ:- دوران ٹریننگ -/۱۷۰ کمیشن ملنے پر ابتدائی تنخواہ -/۵۰۰ روپے ماہوار۔ انٹرویو ۱۵/۹/۶۵ تک کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کوئٹہ میں سے کسی انفارمیشن سینٹر میں۔ (پ ٹ ۲/۶/۶۵)

(ناظر تعلیم ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع منٹگمری کا نہایت کامیاب اجتماع

اجتماع میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی شرکت اور انصار سے پُر اثر خطابات

مجلس انصار اللہ منٹگمری کے اجتماع میں شرکت کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بروز ہفتہ بتاریخ ۱۲ جون ۶۵ء لاہور سے سوا دو بجے روانہ ہو کر تقریباً پانچ بجے منٹگمری پہنچے۔ آپ کے ہمراہ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ اور مکرم محمد احمد صاحب انور بھی اس اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔

مجلس کی طرف سے مکرم صاحبزادہ صاحب کے اعزاز میں ایک عصرانہ کا انتظام تھا جس میں شہر کے معززین کو بھی مدعو کیا ہوا تھا۔ عصرانہ کے بعد غیر رسمی گفتگو میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بعض غیر از جماعت دوستوں کے استفسارات کے نہایت مدلل پُر اثر اور دل نشین انداز میں جواب دیئے۔

پہلا اجلاس

اجتماع کے پہلے اجلاس میں جو ۱۲ جون کو عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوا۔ صاحبزادہ صاحب نے مجلس انصار اللہ کے ممبروں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی کہ ہم لوگ دو معنوں میں انصار اللہ ہیں۔ ایک تو ان معنی میں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کی ایک ذیلی تنظیم "مجلس انصار اللہ" قائم کی ہوئی ہے اور ہم اس مجلس کے ممبر ہیں اور دوسرے ان معنی میں کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق لوگوں کو اپنی طرف بلایا اور اس بلاوے کے لئے یہ نعرہ بلند کیا کہ "من انصاری الی اللہ" یہ وہی نعرہ تھا جو آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بلند کیا تھا۔ تمام وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس منادی کا عملی طور پر اس رنگ میں جواب دیا کہ حضور کی جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ وہ انصار اللہ ہیں۔ انصار اللہ کی اس شق میں ہر احمدی داخل ہے خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں بچے ہوں یا بوڑھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انصار ہونے کی وجہ سے ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہیئے کہ ہم پر کیا فرائض عاید ہوتے ہیں۔ اور وہ کیا کام تھا جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے من انصاری الی اللہ کی منادی کی تھی۔ اگر تو ہم اپنے فرائض کو کما حقہ ادا کر رہے ہیں تو پھر تو اس بات میں کوئی شک ہی نہیں کہ ہم حقیقتاً انصار اللہ ہیں لیکن اگر ہم میں سے کوئی شخص اس فریضہ کو ادا نہیں کر رہا تو اس کا اپنے آپ کو انصار اللہ کہنا بالکل بے معنی بات ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے کردار کو بلند کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ ضرورت اس بات کی ہے کہ نہ صرف یہ کہ ہم خود حقیقی معنوں میں انصار اللہ بنیں بلکہ اپنے بچوں کو بھی اس رنگ میں تربیت دیں کہ وہ بھی اپنے فرائض کو سمجھنے والے ہوں اور ان کی بجا آوری میں حقیقی راحت محسوس کریں۔ اس اجلاس میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ" پر تقریر فرمائی۔ اور مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مورخہ ۱۳ جون اتوار کے روز اجلاس شروع ہونے سے قبل مکرم صاحبزادہ صاحب نے گورنمنٹ کالج دیکھا جہاں پرنسپل صاحب اور بعض دیگر پروفیسروں نے کالج کے مختلف شعبے انہیں دکھلائے۔

دوسرا اجلاس

اجتماع کا دوسرا اجلاس مورخہ ۱۳ جون کو تقریباً ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے خلافت کی برکات پر مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے نظام سلسلہ کی اہمیت اور تحریک جدید کے تقاضے پر مکرم مولوی نسیم سیفی صاحب نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات بنی نوع انسان پر" تقاریر کیں۔

مکرم کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب نے جنہوں نے اجلاس کا ایک حصہ کی صدارت بھی کی مجلس انصار اللہ کے ممبروں سے ان کے فرائض کے متعلق خطاب کیا۔

مکرم صاحبزادہ صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں سب سے پہلے تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تفصیل سے بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں فرق ہے اور پھر دعا کی تحریک کی کہ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

اس کے بعد آپ نے احباب جماعت کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرائی کہ ہم میں سے ہر شخص کو سوچنا چاہیئے کہ ہماری جماعت کیسے بنی اور کیوں بنی۔ آخر ہم نے جو دنیا سے منہ موڑ کر اس جماعت میں شمولیت کو اختیار کیا ہے تو کیا یہ ایک بے فائدہ سی بات ہے یا واقعی ہم اس جماعت میں اس لئے شامل ہوئے ہیں کہ ہمیں اس سے روحانی فائدے حاصل ہوں۔

مکرم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ دراصل ہم نے دنیا سے اس لئے منہ موڑا ہے کہ اس جماعت میں شامل ہو کے ہمیں زندہ خدا اور زندہ رسول اور زندہ قرآن مل جائیں۔ محض خدا اور اس کا لفظی اقرار تو کوئی معنے نہیں رکھتا عیسائی بھی جب مسلمانوں کی کتابیں پڑھتے ہیں تو ان میں یقیناً لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی لکھا ہوا پڑھتے ہیں۔ تو کیا صرف اتنا پڑھ لینے سے وہ مسلمان کہلا سکتے ہیں یا ان کو اس کا کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا فائدہ تو جبھی پہنچ سکتا ہے جب کہ ہم اپنی زندگیوں پر اسے وارد کر لیں اور زندہ خدا اور زندہ رسول کا اپنی زندگی میں مشاہدہ کر لیں۔

جہاں تک محض اعتقاد کا سوال ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ متعدد ایسی باتیں جن کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کے فتوے لگائے گئے تھے ان کو مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ نے اب حرف بحرف مان لیا ہے لیکن کیا وہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا روحانی فائدہ حاصل کر رہے ہیں یہ فائدہ تو اس صورت میں حاصل کیا جا سکتا ہے جب کہ ہم ایک زندہ خدا اور زندہ رسول پر ایمان لائیں اور زندہ خدا اور زندہ رسول پر ایمان لانے سے ہماری زندگیوں میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہونی چاہیئے ہمارا کردار بہت بلند ہونا چاہیئے اور آج بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کا وہی نتیجہ نکلنا چاہیئے جو قرون اولیٰ میں نکلا کرتا تھا۔ اس سلسلہ میں صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ایام الصلح کا دعا کی فرضیت کے متعلق ایک حوالہ پڑھ کر سنایا اور اس کی نہایت لطیف تشریح بیان فرمائی

اپنی تقریر ختم کرنے سے قبل صاحبزادہ صاحب نے ایک مرتبہ پھر احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اس بات پر غور کرنے کی کوشش کریں کہ دنیا سے منہ موڑ کر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہو کر انہیں کیا کچھ ملنا تھا اور انہوں نے کیا کچھ حاصل کر لیا ہے اور کیا کچھ ابھی حاصل کرنا ہے اور فرمایا کہ جو کچھ ہمیں ملنا چاہیئے تھا اس کے حصول کے بغیر ہم اس مقصد پر قائم نہیں رہ سکتے جس کے لئے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے احمدیہ جماعت کو قائم فرمایا ہے۔

اجتماع کے اختتام پر گروپ فوٹو لئے گئے پھر حضرت صاحبزادہ صاحب بارہ بجے دوپہر کے قریب واپس روانہ ہوئے اور پونے چار بجے بخیریت و عافیت لاہور پہنچ گئے۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں گیارہویں کلاس (پری میڈیکل، پری انجنیئرنگ اور آرٹس) میں داخلہ مورخہ ۲۶ جون بروز ہفتہ شروع ہو کر ۳۰ جون تک جاری رہے گا۔ میٹرک میں ۶۳۰ سے اوپر وظیفہ کی حد تک نمبر حاصل کرنے والے طالب علم کی پوری فیس معاف کی جاتی ہے۔ پراسپکٹس اور داخلہ فارم دفتر کالج سے حاصل کریں انٹرویو کے وقت والد یا سرپرست کا ہمراہ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم پر دو پرنسپل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لگا کر ۲۶ جون سے قبل پیش کیا جائے۔

(مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن، پرنسپل)